

87664- کیا صبح اور شام کے اذکار میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شرعی عمل ہے؟

سوال

میں صبح اور شام کے اذکار فجر اور مغرب کی نماز کے فوراً بعد کرتا ہوں، تو کیا میرے لیے یہ اذکار کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اذکار کی دعائیں کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

صبح و شام کے اذکار کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا شرعی عمل نہیں ہے، بلکہ فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بھی درست نہیں ہے، کیونکہ ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس میں ہاتھ اٹھانے کو مسح کہا گیا ہو۔

اصولی طور پر ہر دعا کیسا تھا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مسحی ہے، مساویے ان مقامات کے، جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا تو مانگی ہے، لیکن ہاتھ نہیں اٹھائے، مثلاً: خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کے علاوہ کوئی اور دعا کرتے ہوئے آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے، اسی طرح طواف و سعی میں دعا کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں اٹھائے، فرض نمازوں کے بعد دعاؤں میں ہاتھ نہیں اٹھائے، چاہے اس سے مراد تشدید کے آخرین کی جانے والی دعا ہو یا سلام کے بعد کی جانے والی دعائیں ہو، [سب میں آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے]، لہذا ان مقامات پر ہاتھ اٹھانا شرعی عمل نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مقامات پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہیں ہے۔

لیکن اگر کوئی انسان عام دعا مانگتے ہوئے ہاتھ اٹھا بھی لے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (11543) کا مطالعہ کریں۔

دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"فرض نمازوں کے بعد دعا مانگنا سنت ہے؟ اور کیا امام کے ساتھ ملکرا جتنا عی دعا کرنا افضل ہے یا نہیں؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"ہاتھ اٹھا کر فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا مسنون عمل نہیں ہے، چاہے یہ عمل امام اکیلا کرے یا متشددی اکیلا کرے، یا سب اجتماعی طور پر کریں، بلکہ یہ عمل بدعت ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے ایسا عمل ثابت نہیں ہے، تاہم ہاتھ اٹھائے بغیر دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اس بارے میں کچھ احادیث موجود ہیں" ا"انتی فتاویٰ الجیۃ الدامتۃ" (7/103)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ میں:

"کسی بھی جگہ پر دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا قبولیتِ دعا کے اسباب میں سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک تمہارا رب بایا اور پرده پوشی فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے اس وقت حیا آتی ہے جو وہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے، اور اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (بیشک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے، اور پاکیزہ ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو انسی باقتوں کا حکم دیا ہے جن کا رسولوں کو حکم دیا، چنانچہ مومنین کیلئے فرمان باری تعالیٰ ہے: **بِيَا أَنْهَا اللَّذِينَ آتُواكُمُ الْمُنْفَعَةَ مِنْ طَبَابَاتِ هَارَزَقَنَمْ وَأَشْرَقَنَمْ**)۔ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عنایت کی

بین، اور اللہ کا شکر ادا کرو [البقرة: 172] اور رسولوں کو حکم دیا: (يَا أَيُّهَا الْأَنْبِيَاءُ لَكُمْ مِنَ الظَّبَابَاتِ وَآخْنَوَا صَاحِبَ). اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو [المونون: 51] پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو سفر میں پر اگنہ حالت کیسا تھا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کتنا ہے: "یا رب! یا رب!" حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، پیانا حرام کا، بآس حرام کا، اس کی نشوونما حرام پر ہوتی، تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟) مسلم

چنانچہ ان احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھانے کو قبولیت دعا کا سبب قرار دیا ہے؛ جبکہ حرام کھانے، اور حرام پر نشوونما کو دعا کے مسترد ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔

لہذا اس سے معلوم ہوا کہ رفع الیدین دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے، چاہے دعا ہوائی جہاز، ریل گاڑی، کار، یا کسی بھی سواری میں کی جائے، چنانچہ جس وقت بھی دعا کرے تو ہاتھ اٹھانے سے قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، البتہ اسیے موقع پر ہم ہاتھ نہیں اٹھائیں گے جہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں ہاتھ نہیں اٹھائے، مثلاً: خطبہ جمعہ کے دوران دعا کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھائیں گے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ہاتھ نہیں اٹھائے، لیکن دوران خطبہ بھی اگر بارش کی دعا مانگی جائے تو ہاتھ اٹھائے جاسکتے ہیں، کیونکہ دوران خطبہ بارش کی دعا کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے ہیں۔

اسی طرح دوسروں کے درمیان، سلام سے پہلے، اور آخری تشدید میں [دعا کرتے ہوئے] بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں اٹھائے، چنانچہ ہم بھی ان مقامات پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جگہوں پر ہاتھ نہیں اٹھائے۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل کرنا بھی جنت ہے، اور نہ کرنا بھی جنت ہے، یہی صورت حال پانچوں نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرعی اذکار کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے، لہذا ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کرتے ہوئے فرض نمازوں کے بعد ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

تاہم ایسی جگہیں جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے ہیں، اس بارے میں سنت یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں ہم بھی ہاتھ اٹھائے گے، کیونکہ ان جگہوں پر ہاتھ اٹھانا قبولیت کے اسباب میں سے ہے، اسی طرح ایسی جگہیں جہاں پر کوئی مسلمان دعائیں نکھلائیں چاہتا ہے، لیکن اس جگہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اٹھانا یا نیچے رکھنا کچھ بھی منتقل نہیں ہے، تو ایسی جگہوں میں ہم ہاتھ اٹھائیں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا قبولیت کے اسباب میں سے، جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے "انتی "مجموع فتاویٰ شیخ ابن باز رحمہ اللہ" (6/158)

واللہ علیم۔